طبّ نبویؐ پر علاّمہ سیوطیؒ کا ایک مخطوطہ

تعارف و تلخیص : حکیم الطاف احمد صاحب اعظمی (علیگ)

طب النبیؐ، اسلامی سائنس کا ایک اہم موضوع ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلّم نے مختلف اوقات میں حفظانِ صحت، غذا اور امراض سے متعلق صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کو جو طبی ہدایات دیں ان کو ہمارے جلیل القدر محدثین نے کتب احادیث میں جمع کر دیا ہے۔ امام بخاری نے اپنی صحیح میں اس موضوع کے لیے جو باب باندھا ہے وہ کتاب الطب ہے۔ اس میں ۸۵ ابواب ہیں آخری باب کا عنوان ہے : اذا وقع الذباب فی الاِناء۔ یعنی مکھی کسی برتن میں گر جائے تو اس کا حکم کیا ہے۔[۱]

طب نبوی کی غیر معمولی اہمیت کی وجہ سے بعد کے ادوار میں مسلم علماء اور ارباب تحقیق نے حفظانِ صحت، غذا، مفردات اور امراض سے متعلق کتبِ احادیث میں موجود روایات کو مختلف ابواب اور متعدد ذیلی طبّی عنوانات کے تحت ترتیب دے کر اسے الطب النّبوی کا نام دیا ہے۔

طب النبیؐ پر اب تک جو کتابیں مختلف زبانوں میں لکھی گئی ہیں ان میں سے درج ذیل کتابیں طبی نقطۂ نظر سے اہم اور قابلِ قدر ہیں :

۱۔ الاحکام النبویہ فی الصناعۃ الطبیۃ : یہ ابو علی عبد الکریم الحموی، علاء الدین کحّال (متوفی ۷۲۰ ہجری) کی تالیف ہے جو مصر سے ۱۲۷۲ ھ میں شائع ہو چکی ہے۔

۲۔ الطبّ النبوی : یہ حافظ شمس الدین محمد بن احمد ابو عبد اللہ الذہبی (متوفی ۷۴۸ ہجری) کی تالیف ہے۔ یہ کتاب متعدد بار چھپ چکی ہے۔

۳۔ زاد المعاد فی ھدی خیر العباد : یہ علامہ ابن القیم الجوزی (متوفی ۷۵۱ ہجری) کی تالیف ہے۔ اس ضخیم اور مبسوط کتاب کی جلد دوم میں صاحب تالیف نے الطب النّبوی کے عنوان سے بہت کچھ لکھا ہے۔ بعد میں یہ حصّہ علیحدہ کتاب کی صورت میں الطب النبوی کے نام

۱۔ صحیح بخاری، ج ۲ ص ۸۶۰

سے شائع ہوگیا۔

۴۔ المنهج السّوی والمنهل الرّوی فی الطّب النبوی : یہ جلال الدین ابوالفضل عبدالرحمن بن ابی بکر السیوطی (متوفی ۹۱۱ ہجری) کی تالیف ہے اور ابھی تک غیر مطبوعہ ہے۔

۵۔ الطبّ النبوی : یہ ابوالقاسم حبیب نیشاپوری کی تالیف ہے۔

۶۔ صحیفۃ الشفا : یہ عماد معروف بہ محمود المتطبّب کی فارسی تالیف ہے جسے انھوں نے ۱۰۲۵ ہجری میں لکھ کر ابوالنصر نظام شاہ کی خدمت میں نذر کیا۔

۷۔ الطبّ النبوی : یہ جلال الدین سیوطی کی متذکرہ بالا کتاب الطب النّبوی کا فارسی ترجمہ ہے جسے حکیم محمد اکبر شاہ ارزانی نے عالم گیر بادشاہ کے مطالعہ کے لیے کیا تھا، حکیم ارزانی نے اس رسالے کو عالم گیر کے نام معنون کیا ہے۔ یہ رسالہ ۱۸۸۱ عیسوی میں بمبئی سے شائع ہوچکا ہے' اس کا ایک قلمی نسخہ برٹش میوزیم میں محفوظ ہے'

۸۔ الطبّ النبوی : یہ محمد ابن عمر چگمنی (مولف قانونچہ) کی تالیف ہے۔ یہ کتابچہ ۱۸۸۸ عیسوی میں طہران سے شائع ہوچکا ہے۔

۹۔ الطبّ النبوی : یہ محمد اکرام الدین کی اردو تالیف ہے اور ۱۹۵۳ء میں نول کشور پریس لکھنؤ سے شائع ہوچکی ہے۔

۱۰۔ الطبّ النبوی : یہ مولوی قطب الدین احمد کی اردو تالیف ہے اور محبوب المطابع دہلی سے شائع ہوچکی ہے لیکن سال طباعت معلوم نہیں۔ اس کتاب کا ایک نسخہ میں نے شبلی منزل (اعظم گڑھ) میں دیکھا ہے لیکن سال طباعت اس پر بھی درج نہیں ہے۔

طبّ النّبی پر متذکرہ بالا کتابوں میں حافظ ذہبی کی الطبّ النبوی' علامہ ابن القیم الجوزی کی الطب النبوی اور جلال الدین سیوطی کی المنہج السوی والمنہل الرّوی فی الطب النّبوی زیادہ اہمیت کی حامل ہیں۔ زیر نظر مقالے کا مقصد صرف موخّر الذکر تالیف کی تلخیص وتعارف پیش کرنا ہے۔

المنہج السّوی والمنہل الرّوی جہاں تک میری معلومات کا تعلق ہے، ابھی تک غیر مطبوعہ ہے[۱]۔

---

[۱] ڈاکٹر پیرن نے علامہ ذہبی کی الطب النبوی کا ترجمہ فرنچ میں کیا ہے اور اسی ترجمہ کو ڈاکٹر سائرل الگوڈ نے تقریباً سو سال کے بعد انگریزی میں منتقل کیا۔ ان دونوں مترجموں نے غلطی سے ترجمہ شدہ "الطب النبوی" کو جلال الدین سیوطی کی طرف منسوب کردیا ہے۔ میں نے ڈاکٹر سائرل الگوڈ کا انگریزی ترجمہ دیکھا ہے اس کے ابواب و مضامین جلال الدین سیوطی کی تالیف

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

اس کا ایک نسخہ آئی، ایچ، ایم، آر کی میڈیکل لائبریری کے ذخیرۂ مخطوطات میں، دوسرا نسخہ آصفیہ لائبریری (حیدرآباد) میں اور تیسرا نسخہ نہایت اچھی حالت میں ARABIC AND PERSIAN - RESERCH INSTITUTE, TONK - میں موجود ہے۔ آئی، ایچ، ایم، آر میں موجود نسخہ میرے پیش نظر رہا ہے یہ نسخہ "½4×"8 سائز کا ۱۴۴ صفحات پر مشتمل ہے، اس کے ہر صفحہ میں ۱۲ سطریں ہیں، مخطوطہ اچھی حالت میں نہیں ہے تقریباً ہر صفحہ پر بڑا پیپر لگا ہوا ہے۔

مخطوطہ پر نہ تو سال کتابت درج ہے اور نہ کاتب ہی کا نام، تلاش بسیار کے باوجود اس کا سالِ تالیف بھی معلوم نہ ہو سکا۔ حاجی خلیفہ نے کشف الظنون (ج ۲ ص۵۵۶) میں اس مخطوطہ کا ذکر کیا ہے لیکن سالِ تالیف انھوں نے بھی نہیں لکھا ہے۔

مخطوطہ کے مولف شیخ جلال الدین سیوطی ماہ رجب ۸۴۹ ھجر مطابق ۳ر اکتوبر ۱۴۴۵ عیسوی میں مصر کے مشہور شہر قاہرہ میں پیدا ہوئے اور اپنے وقت کے معروف اساتذہ میں مختلف علوم و فنون کی تحصیل کی، کثیر التصانیف ہیں۔ تفسیر، حدیث، نحو و لغت اور فقہ پر ان کی معرکہ آرا کتابیں ان کے تبحرِ علم، وسعتِ معلومات، حیرت انگیز قوتِ حافظہ اور غیر معمولی قوتِ تحریر کی غمازی کرتی ہیں۔ بعض اہلِ علم ان کی کتابوں کی تعداد ۵۷۶ بتاتے ہیں لیکن خود انھوں نے حسن المحاضرہ میں اپنی کتابوں کی تعداد ۳۰۰ بتائی ہے۔

طب النبی پر مولف مذکور کی کتاب "المنہج السوی والمنہل الروی" ایک اہم طبی تالیف ہے۔ مولف نے اس کتاب میں مختلف ابواب کے تحت ان تمام احادیث کو جمع کر دیا ہے جو طب سے متعلق کتب احادیث میں موجود ہیں جیسا کہ کتاب کے مقدمہ میں خود انھوں نے لکھا ہے:

"لهذا كتاب جمعتُ فيه الاحاديث الواردة فى الطب مرتبة على الابواب بما يُبيّن حال الحديث صحة وحُسنًا وضعفا ووضعًا

(بقیہ گزشتہ حاشیہ) "المنہج السوی والمنہل الروی فی الطب النبوی" کے ابواب و مضامین سے بالکل مختلف ہیں، بعض اصحاب علم اس عظیم علمی غلطی کا ذمہ دار حاجی خلیفہ کو ٹھہراتے ہیں۔ حاجی خلیفہ نے کشف الظنون میں ایک جگہ الطب النبوی کے عنوان سے جلال الدین سیوطی کا ذکر کیا ہے اور دوسری جگہ ان کی اصل کتاب "المنہج السوی والمنہل الروی" کا ذکر کر دیا ہے جس سے ڈاکٹر پیرن اور ڈاکٹر الگوڈ کو یہ غلط فہمی لاحق ہوئی کہ اول الذکر "الطب النبوی" کے مولف جلال الدین سیوطی ہیں۔ دیکھیں جرنل "اسٹڈی ان ہسٹری آف میڈیسن" ج ۱، نمبر ۳ (ماہ ستمبر ۱۹۷۷ عیسوی) ص۲۴۶

ینتفع بہ اولوالالباب و ترکت کثیراً مما اوردہ المصنفون فی
ھٰذا الفنّ لاشتھارہ بتفرّدٍ وصناع اوکذّاب واللہ ربی لاالٰہ
الاھو علیہ توکلت والیہ متاب۔"

جلال الدین سیوطی نے تالیف مذکور میں حفظان صحت، غذا، مفردات اور امراض سے متعلق روایات کو ۲۲ ابواب میں اور بعض ابواب کو ذیلی عنوانات میں تقسیم کیا ہے۔ تمام ابواب کو ملا کر حدیثوں کی مجموعی تعداد کم وبیش ۴۳۵ ہے جن میں مکرّر، مرفوع، موقوف، ضعیف اور موضوع احادیث بھی شامل ہیں۔ اس تعارف کے بعد اب میں ابواب کتاب کی تلخیص پیش کروں گا۔

باب ۱، ابتداء الطب اس باب میں صرف ایک روایت ہے جسے حاکم نے مستدرک میں ابن عباسؓ سے موقوفاً روایت کیا ہے اور اسے صحیح قرار دیا ہے۔ روایت یہ ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تھے تو سامنے ایک درخت اُگا ہوا دیکھتے تھے اور اس کا نام پوچھتے تھے، اگر وہ درخت دوا کی غرض سے ہوتا تھا تو اس پر لکھ جاتا تھا اور اگر دوا سے خالی ہوتا تھا تو درخت کی صورت میں باقی رہتا تھا۔[۱]

باب ۲، الامر بالتداوی اس باب میں روایتوں کی تعداد ۹ ہے جن میں ایک موقوف روایت بھی شامل ہے۔ ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ عہد نبوی میں صحابہؓ کرامؓ کا جوشِ ایمانی اور توکّل علی اللہ کا جذبہ اس حد تک بڑھ گیا تھا کہ بعض اصحاب رسولؐ[۲] نے علاج ومعالجہ کو خلافِ توکّل سمجھ لیا۔ چنانچہ انھوں نے آنحضورؐ سے پوچھا: یارسول اللہ ھل علینا من جناح ان لا نتداوی" اے اللہ کے رسول اگر ہم علاج نہ کریں تو کیا کسی گناہ کے مرتکب ہوں گے؟" آپ نے فرمایا: تداووا عباداللہ فان اللہ لم یضع داءً الا وضع معہ شفاء وفی

---

[۱] روایت کا مضمون اس کے غیر صحیح ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ علامہ ابن قیم کی الطّب النبوی میں یہ باب موجود نہیں ہے اور نہ اس مضمون کی کوئی حدیث بیان ہوئی ہے۔ (الطاف)

[۲] مسند امام احمد میں جو روایت اسامہ بن شریکؓ سے مروی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پوچھنے والے اعرابی تھے، حدیث کے الفاظ یہ ہیں: قال کنت عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذجاءت الاعراب فقالوا: یارسول اللہ انتداوی؟ فقال: نعم یاعباداللہ؛ تداووا فان اللہ عزّوجل لم یضع داء، الا وضع لہ شفاء، غیر داء واحد، قالوا: ماھو؟ قال الھرم۔"

لفظ الا وضع معه له دواء غیر داء واحد الھرم" اللہ کے بندو، علاج کرو اس لیے کہ اللہ نے ہر بیماری کی دوا پیدا فرمائی ہے صرف ایک کے علاوہ اور وہ بڑھاپا ہے۔" (رواہ ابوداؤد والترمذی والحاکم)

باب ۳، لکل داءٍ دواءٌ اس باب میں روایات کی تعداد ۴ ہے۔ ان روایتوں کے مضامین وہی ہیں جو باب دوم میں بیان ہو چکے ہیں یعنی ما انزل اللہ داء الا انزل له شفاء[1] (رواہ البخاری)

باب ۴، الحمیۃ اس باب میں روایتوں کی تعداد ۷ ہے اور سب پرہیز سے متعلق ہیں، ایک روایت میں بیان کیا گیا ہے کہ ایک بار آنحضورؐ حضرت عائشہؓ کے پاس بغرض عیادت تشریف لے گئے اور فرمایا "عائشہ، سب سے اچھی دوا پرہیز ہے اور معدہ بیماری کا گھر ہے۔" (رواہ الحاکم عن عائشہؓ)

باب ۵، ترک الافراط فی الحمیۃ اس باب میں صرف ایک روایت ہے جس میں بیان کیا گیا ہے کہ ایک بار حضرت عائشہ صدیقہؓ بیمار ہوئیں تو ان کے گھر والوں نے کھانے پینے کی ہر چیز حتیٰ کہ پانی تک کو ممنوع قرار دے دیا۔ ایک رات انھیں سخت پیاس لگی، افتاں و خیزاں وہ کسی طرح مشک تک پہنچ گئیں اور جی بھر کر پانی پیا، پانی پینے کے ساتھ ہی ان کو محسوس ہوا کہ وہ پہلے سے بہت بہتر ہیں (رواہ الحاکم)

باب ۶، التوقی والتحرز عما خیف منہ اس باب میں صرف ایک روایت ہے جس میں بیان کیا گیا ہے کہ آنحضورؐ کو جب کسی ہدیہ کے متعلق شبہ ہو جاتا تھا تو آپ اس وقت تک نہیں کھاتے تھے جب تک کہ صاحب ہدیہ خود اس میں سے کچھ کھا نہیں لیا کرتا تھا۔ (رواہ الطبرانی) اس روایت میں خیبر کے ہدیہ (ہدیۃ الشاۃ) کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

باب ۷، تدبیر الصحۃ اس باب میں روایتوں کی مجموعی تعداد ۹۷ ہے۔ مولف کتاب نے اس باب کو درج ذیل عنوانات میں تقسیم کیا ہے:

(۱) الماکول: اس سے متعلق ۲۱ روایتیں ہیں جن میں اصول حفظانِ صحت اور آداب طعام

---

[1] مسند احمد میں ایک روایت حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ سے ہے: ان اللہ عزوجل لم ینزل داء الا انزل له شفاء؛ علمه من علمه وجهله من جهله"

بیان کیے گئے ہیں مثلاً آپ نے فرمایا ہے "روزہ رکھو، ہمیشہ صحت مند رہو گے" (رواہ ابن السنی) خواہ چند خراب کھجوریں ہی کھاؤ مگر شب کا کھانا کھا کر سویا کرو اس لیے کہ شب کا کھانا چھوڑ دینے سے ضعف بدن لاحق ہوتا ہے" (رواہ الترمذی، وقال منکر) گوشت کو چاقو سے نہ کاٹو کیونکہ یہ عجمیوں کا طریقہ ہے بلکہ اسے دانتوں سے پکڑ کر کھاؤ کہ یہ طریقہ بہتر ہے اور اس میں لذتِ کام و دہن بھی زیادہ ہے" (رواہ ابوداؤد والبیہقی)

(۲) المشروب : اس میں روایتوں کی تعداد ۲۰ ہے جن میں پانی جیسے مشروب کی فضیلت، اصولِ حفظانِ صحت اور پانی پینے کے آداب بیان کیے گئے ہیں مثلاً آپ نے فرمایا "دنیا و آخرت دونوں میں سب سے افضل مشروب پانی ہے" (رواہ الحاکم) "پانی کو رک رک کر یعنی گھونٹ گھونٹ کر کے پیا کرو، برتن سے منہ لگا کر ایک بار میں نہ پیا کرو" (رواہ البیہقی عن عائشہؓ) "جانوروں کی طرح پیٹ کے بل ہو کر پانی نہ پیا کرو اور نہ ایک ہاتھ سے پانی پیا کرو" (رواہ ابن ماجہ) "خالی پیٹ پانی نہ پیا کرو کہ اس سے قوتِ بدن زائل ہوتی ہے" (رواہ الطبرانی) کھڑے ہو کر پانی نہ پیا کرو" (رواہ مسلم)

(۳) النوم والیقظۃ : اس میں آٹھ روایتیں ہیں جن میں سونے اور جاگنے کے آداب بیان کیے گئے ہیں مثلاً آپ نے فرمایا "جب شب میں سونے کے لیے بستر پر جاؤ تو پہلے وضو کر کے نماز پڑھو پھر داہنے کروٹ لیٹ کر سو جاؤ" (رواہ الشیخان) "صبح کو سونا روزی کو کم کرتا ہے" (رواہ عبداللہ بن احمد فی زیادات المسند عن عثمان بن عفانؓ)

(۴) الریاضۃ : اس میں چار روایتیں ہیں جن میں صحت جسمانی کی حفاظت کے لیے ریاضت (EX-CERCISE) کی اہمیت پر زور دیا گیا ہے۔ اس ضمن میں حضرت عائشہؓ اور آنحضورؐ کے درمیان دوڑ میں مسابقت کے واقعہ کو بطور مثال پیش کیا گیا ہے۔ (رواہ ابوداؤد والترمذی)

(۵) المسکن والھواء : اس میں ۷ روایتیں ہیں جن میں اس امر کی تعلیم دی گئی ہے کہ بیماری کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پھیلانے سے اجتناب کرنا چاہیئے، چنانچہ آنحضورؐ کا ارشاد ہے "اگر کسی جگہ طاعون کی بیماری پھیلی ہو تو اس جگہ نہ جاؤ اور اگر پہلے سے وہاں موجود ہو تو دوسری جگہ نہ جاؤ" (رواہ الشیخان) تاریک مکانوں میں رہنے سے آنحضورؐ نے منع فرمایا ہے چنانچہ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضورؐ کسی ایسے گھر میں تشریف نہیں رکھتے تھے جس میں چراغ روشن نہ ہو" (رواہ البزار)

(۶) الجلوس : اس میں ۸ روایتیں ہیں جن میں حارث بن کلدہ کا ایک قول بھی شامل ہے۔ ان روایتوں میں دھوپ میں تادیر بیٹھنے سے منع کیا گیا ہے کہ اس سے رنگ متغیر اور کپڑے بوسیدہ ہوتے ہیں۔ (رواہ ابونعیم وابن السنی)

(۷) الامور النفسیّه: اس میں روایتوں کی تعداد ۶ ہے جن میں کثرتِ رنج و غم کے نقصانات بیان کیے گئے ہیں مثلاً حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے "جس نے فکر و غم زیادہ کیا اس نے اپنے جسم کو بیماری میں مبتلا کیا" (رواہ السنی)

(۸) الجماع: اس میں ۱۶ روائتیں ہیں جن میں آداب مباشرت کی تعلیم دی گئی ہے۔ ایک روایت میں آنحضورؐ نے شوہر دیدہ عورت کے مقابلے میں کنواریوں سے نکاح کرنے کی ترغیب دی ہے کیونکہ یہ زیادہ شیریں سخن، اولاد پیدا کرنے کی طرف مائل اور کم پر راضی ہو جانے والی ہوتی ہیں[1]۔ (رواہ ابن ماجہ)

(۹) الغسل والحمام: اس میں پانچ روایتیں ہیں جن میں غسل و حمام کے آداب و فوائد بیان کیے گئے ہیں، ایک روایت میں آنحضورؐ نے حمام میں ننگا ہو کر نہانے سے منع کیا ہے۔ (رواہ الطبرانی)

(۱۰) الادّھان: اس میں چار روایتیں ہیں جن میں سر اور بدن میں تیل لگانے کے آداب بیان کیے گئے ہیں۔

(۱۱) النزھۃ والالوان: اس میں ۷ روایتیں ہیں جن میں بیان کیا گیا ہے کہ سبز اشیاء یا سبز رنگ، پانی اور "وجہ حسن" کی طرف دیکھنے سے بصارت میں اضافہ ہوتا ہے (رواہ ابن السنی) آنحضورؐ کو سبز رنگ پسند تھا (رواہ ابن السنی) ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ کو پیلا رنگ پسند تھا اور آپ کے کپڑے اسی رنگ میں رنگے جاتے تھے (رواہ ابوداؤد والنسائی)

(۱۲) تدبیر الصیف: اس میں تین روایتیں ہیں جن میں موسم گرما کی شدید گرمی سے حفاظت کی تدابیر بیان کی گئی ہیں مثلاً حجامت اور ٹھنڈے پانی کا استعمال وغیرہ (رواہ الحاکم وابن ماجہ)

(۱۳) تدبیر الطفل: اس میں ۵ روایتیں ہیں جن میں بچوں کے ساتھ نرمی اور شفقت کی تعلیم دی گئی ہے (رواہ ابوداؤد) اور قتل اولاد سے منع کیا گیا ہے (رواہ ابوداؤد)

باب ۵ تشریح الاعضاء اس باب میں روایتوں کی تعداد ۲۰ ہے ان میں بعض روایتیں موضوع ہیں اور بعض وہ ہیں جن کا تشریح الاعضاء سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ صرف ایک روایت میں مختصراً تخلیق جنین کے مدارج کا ذکر کیا گیا ہے اور اسے بخاری و مسلم نے

---

[1] جابرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے ان سے پوچھا "کیا تمہاری شادی ہو گئی ہے؟" میں نے کہا "ہاں" آپ نے فرمایا "کنواری سے یا شوہر دیدہ سے" میں نے کہا "شوہر دیدہ سے" فرمایا "کنواری سے کرتے تو تم اس سے کھیلتے اور وہ تم سے کھیلتی"۔ (رواہ الشیخان)

روایت کیا ہے۔

باب۹، القلب محل الروح اس باب میں صرف ایک روایت ہے جس میں قلب و جسم کے تعلق کو ایک کوڑھی اور اندھے کی تمثیل سے واضح کیا گیا ہے۔(رواہ ابن السنی)

باب۱۰، فی المفردات علی حروف المعجم اس باب میں کل ۳۵ روایتیں ہیں اور ان روایتوں میں جن مفردات کا ذکر آیا ہے ان کی تعداد ۷۶ ہے۔

ان مفردات کے طبی افعال و خواص کو اختصار کے ساتھ بیان کیا جاتا ہے، حاشیے میں وہ طبی افعال و خواص بھی درج کردیئے گئے ہیں جو یونانی علم الادویہ کی کتابوں میں مذکور ہیں تاکہ قارئین تقابلی مطالعہ کرسکیں اور ان کی طبی معلومات میں اضافہ ہو۔

(۱) اُتُرجٌ[۱] (ترنج) اس سے متعلق تین روایتیں ہیں، طبی افعال و خواص کا کوئی ذکر نہیں[۲]

(۲) اِثمِدٌ[۳] (سرمہ) اس سے متعلق ۵ روایتیں ہیں ایک روایت میں آنحضورؐ نے فرمایا ہے کہ "سرمہ لگاؤ کیونکہ اس کے استعمال سے بینائی میں اضافہ ہوتا ہے" (رواہ الترمذی فی الشمائل و ابن ماجہ)

(۳) اَرُزٌ[۴] (چاول)، اس سے متعلق دو روایتیں ہیں اور دونوں ہی موضوع ہیں۔

---

[۱] اس کو ہندی میں بجورا کہتے ہیں، مقوی قلب ہے اور لطافت بخشتا ہے، قابض ہے، صفراوی قے اور جوش صفرا کو تسکین دیتا ہے، خفقان، تشنگی اور صفراوی دستوں میں مجرب ہے، بھوک لگاتا ہے، جگر و معدہ کو تقویت دیتا ہے۔ اس کا سوکھا پوست کپڑوں میں رکھنا کیڑوں سے حفاظت کرتا ہے، اس کا بیج بچھو اور سانپ کے کاٹے میں مفید ہے۔

[۲] ایک روایت میں قرآن پڑھنے والے مومن کی مثال اترج سے دی گئی ہے جس کا مزہ اور بو دونوں خوشگوار اور فرحت بخش ہوتے ہیں۔ (رواہ الشیخان)

[۳] قابض ہے، خشکی لاتا ہے، حافظِ صحت چشم و بصارت ہے، آنکھوں کی سردی و گرمی اور میل کو دفع کرتا ہے، زخموں کو بھرتا ہے، نکسیر، جریان اور حیض کو بند کرتا ہے، اس کا حمول خروج مقعد میں مفید ہے۔

[۴] خلط صالح پیدا کرتا ہے اور بدن کو فربہ کرتا ہے، پیچش اور آنتوں کے زخم و خراش اور خونی دستوں میں مفید ہے۔ اگر پیس کر اسے منہ پر ملیں تو دانوں کے نشان زائل کرتا ہے، بھونا ہوا چاول قابض اور پیچش و دست میں مفید ہے۔

(۴) اِهلیلج[۱] (ہلیلہ)، اس سے متعلق دو روایتیں ہیں جن میں بیان کیا گیا ہے کہ اس میں ۷۰ بیماریوں کی دوا ہے۔ (رواہ ابونعیم واخرجہ الحاکم)

(۵) باذنجان[۲] (بیگن)، اس سے متعلق ایک روایت ہے اور وہ موضوع ہے۔

(۶) بیض[۳] (انڈا)، اس سے متعلق ایک ہی روایت ہے اور وہ بھی موضوع۔

(۷) بصل[۴] (پیاز)، اس سے متعلق دو روایتیں ہیں، طبی افعال وخواص کا کوئی ذکر نہیں۔ ایک روایت میں حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ آنحضورؐ نے جو آخری کھانا کھایا اس میں پیاز شامل تھی (رواہ ابوداؤد)

(۸) بطیخ[۵] (خربوزہ) اس سے متعلق دو روایتیں ہیں، طبی افعال وخواص کا کوئی ذکر نہیں۔ پہلی روایت میں ہے کہ آنحضورؐ داہنے ہاتھ میں کھجور اور بائیں میں خربوزہ لیتے تھے اور کھجور کو خربوزہ کے ساتھ کھاتے تھے (رواہ الحاکم فی المستدرک)

(۹) بقل (سبزی) ایک روایت ہے، طبی افعال وخواص کا کوئی ذکر نہیں۔

---

[۱] دماغ اور معدہ کو قوت دیتا ہے، ذہن کو تیز کرتا ہے، دست آور ہے، منضج سدد ہے، مالیخولیا، خون، خفقان، ریاح اور ریحی بواسیر میں نافع ہے، بلغمی رطوبات کو خشک کرتا ہے۔

[۲] معدے کے سدّوں کو کھولتا ہے، صلابتوں کو نرم کرتا ہے۔ پیشاب جاری کرتا ہے، قلیل الغذا اور کثیر الفضول ہے، بواسیر میں نافع ہے۔ بیگن کو پانی میں اس قدر جوش دیں کہ وہ گل جائے، صاف کر کے پھر روغن زیتون میں جوش دیں کہ صرف تیل رہ جائے۔ اس تیل کو مسّوں پر ملیں اور اس کا ثفل شب میں مسوں پر باندھ دیں اس سے چند روز کے بعد مسّے خود بخود گر جاتے ہیں، بیگن کے کثرت استعمال سے چہرے کا رنگ خراب ہو جاتا ہے اس کے علاوہ یہ پھوڑے پھنسی داد، بواسیر اور قولنج پیدا کرتا ہے۔

[۳] زردئ نیم برشت، مقوّی دل ودماغ، صالح الکیموس، کثیر الغذا اور قلیل الفضول ہے۔ زیادہ پکانے سے اس کے مفید اجزا ضائع ہو جاتے ہیں۔

[۴] بھوک بڑھاتی ہے، ہاضم اور مقوّی باہ ہے خصوصاً چکنے گوشت کے ہمراہ پکائی ہوئی، وبائے ہوائی کی مضرت کو دور کرتی ہے، محلّل ریاح ہے، امراض چشم میں مفید ہے، مدر بول وحیض ہے، اس کا پانی کان میں ڈالنا ثقل سماعت میں نافع ہے۔

[۵] مجلّی وملطف ہے، تری پیدا کرتا، بدن کو فربہ بناتا ہے، منضج سدد ہے، گردوں کی اصلاح کرتا ہے، پیشاب خوب لاتا ہے، اس کے چھلکے کا لیپ جھائیں کو دور کرتا ہے۔

(۱۰) بلح[1] (کچی کھجور) اس سے متعلق ایک روایت ہے، طبی افعال وخواص کا کوئی ذکر نہیں۔

(۱۱) بنفسج[2] (بنفشہ) اس سے متعلق دو روایتیں ہیں اور دونوں ہی موضوع ہیں۔

(۱۲) تمر[3] (خشک کھجور) اس سے متعلق ۱۶ روایتیں ہیں جن میں تمر کو بہترین غذا کے ساتھ مفید امراض بتایا گیا ہے۔ ایک روایت میں بیان کیا گیا ہے کہ آنحضورؐ جو کی روٹی کے ساتھ کھجور تناول فرماتے تھے (رواہ ابوداؤد والترمذی)

(۱۳) تین[4] (انجیر) اس سے متعلق ایک روایت ہے جس میں تین کو بواسیر اور نقرس میں مفید بتایا گیا ہے (رواہ ابن السنی)

(۱۴) تراب[5] (مٹی) اس سے متعلق دو روایتیں ہیں، طبی افعال وخواص کا کوئی ذکر نہیں

(۱۵) ثوم[6] (لہسن) اس سے متعلق ایک روایت ہے جس میں لہسن کو کھانا پکانے کے علاوہ کسی دوسری شکل میں بطور غذا استعمال کرنے کی ممانعت کی گئی ہے (رواہ الترمذی) لیکن یہ روایت ضعیف الاسناد ہے۔ ایک دوسری روایت میں کھانے کی اجازت دی گئی ہے لیکن کھا کر مسجد میں آنے سے منع کیا گیا ہے۔ (رواہ ابن السنی)

(۱۶) ثرید (شوربے میں بھگوئے ہوئے روٹی کے ٹکڑے) اس سے متعلق تین روایتیں ہیں جن میں دوسرے کھانوں پر ثرید کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ کھانے کی یہ قسم آنحضورؐ کو بے حد مرغوب تھی۔ (رواہ الحاکم)

---

[1] مسوڑھوں اور معدہ وجگر کو قوت دیتا ہے، قاطع قے صفراوی واسہال مزمن، مدّر بول۔

[2] بالخالصہ مادۂ صفرا کو بذریعہ اسہال نکالتا ہے، پیاس اور حدت خون اور حلق کی خشونت کو رفع کرتا ہے، محلّل اورام ہے، منوّم ہے، سوزش مثانہ میں مفید ہے۔

[3] صالح خون پیدا کرتا ہے، کثیر الغذا ہے، بدن کو فربہ کرتا ہے، مقوّی باہ ہے، گردہ وکمر کو قوت بخشتا ہے، فالج ولقوہ میں نافع ہے، پتھری کو توڑتا ہے، سینہ اور پھیپھڑوں کے موافق ہے۔

[4] لطیف اور محلّل ریاح ہے، صرع، فالج، لقوہ اور دوسرے امراض بلغمی میں نافع ہے، حرارت وتشنگی کو دور کرتا ہے، ملیّن طبع، مسمّن بدن اور معرّق (پسینہ لانے والی) ہے، خفقان، دمہ کھانسی اور درد سینہ میں مفید ہے۔

[5] مجفّف اور رادع ہے۔ [6] ریاح اور ورم کو تحلیل کرتا ہے، معدے کی رطوبات کو خشک کرتا ہے، مدّر حیض و بول ہے، آواز وحلق کو صاف کرتا ہے لقوہ، رعشہ اور فالج میں مفید ہے، مقوّی باہ ہے اس کے جوشاندہ سے سر دھونا جوں اور لیکھوں کو مارتا ہے۔

(۱۷) ثُفا (اسپند دانہ) اس سے متعلق ایک روایت ہے جس میں اسپند دانہ کو امراض میں مفید بتایا گیا ہے۔ (رواہ ابن السنی)

(۱۸) جَوزُ الھند[۱] (اخروٹ) اس سے متعلق ایک روایت ہے، طبی افعال و خواص کا کوئی ذکر نہیں۔

(۱۹) الحبۃ السوداء[۲] (شونیز یا کلونجی) اس سے متعلق تین روایتیں ہیں جن میں موت کے علاوہ اسے ہر بیماری میں مفید بتایا گیا ہے۔ (رواہ البخاری و مسلم)

(۲۰) حلوا (شیرینی) اس سے متعلق تین روایتیں ہیں جن میں بتایا گیا ہے کہ آنحضورؐ کو شیرینی بہت زیادہ پسند تھی (رواہ الترمذی)

(۲۱) حُلبۃ[۳] (میتھی) اس سے متعلق تین روایتیں ہیں۔ پہلی روایت میں آنحضورؐ کا ارشاد گرامی ہے کہ "اگر میری اُمت کو معلوم ہوتا کہ حلبہ میں کیا فوائد مضمر ہیں تو اس کے مساوی سونا دے کر بھی اسے خریدتی۔" (رواہ الطبرانی وفیہ سلمان بن سلمہ الخیاری متروک)

(۲۲) حِنّاء[۴] (مہندی) اس سے متعلق پانچ روایتیں ہیں ایک روایت میں حنا کو قرحہ میں مفید بتایا گیا ہے (رواہ الترمذی) ایک دوسری روایت میں حنا کو دافع صداع بتایا گیا ہے۔ (رواہ

---

[۱] بہت لطیف ہے، طبیعت کو نرم کرتا ہے اور ردی مادہ کو تحلیل کرتا ہے، مقوی باہ ہے، تخمہ میں مفید ہے، مقوی اعضاء رئیسہ ہے، مغز بریاں کھانسی میں مفید ہے، معدہ کے کیڑوں کو نکالتا ہے اور زحیر میں نافع ہے۔

[۲] گرمی و خشکی پیدا کرتی ہے، رطوبات کو خشک کرتی ہے، مقوی باہ و مدر بول و حیض ہے۔

[۳] یہ نفخ شکم، درد شکم، دست، بدہضمی، ضعف اشتہا، پرانی کھانسی، استسقاء، طحال اور جگر کے ورم و عظم میں مفید ہے، سر پر لگانے سے یہ بالوں کو اُگاتا اور گرنے سے بچاتا ہے، تخم کو پیس کر متورم حصوں پر لگانے سے ورم تحلیل ہوتا ہے، اس کے پتوں کی پولٹس اندرونی اور بیرونی ورم اور جلنے میں مفید ہے۔ (انڈین میٹریا میڈیکا (ڈاکٹر کے۔ ایم ندکرنی) ج ۱ صفحہ ۱۲۴)

[۴] مصفی خون ہے، جلدی بیماریوں اور آتشک میں مفید ہے، پیشاب کے راستہ، مثانہ کے زخم اور رحم کی بیماریوں میں مفید ہے، گردہ و مثانہ کی پتھری کو توڑتی ہے، دشواری سے پیشاب آنے میں نافع ہے، اس کے جوشاندہ کی کلی، منہ آنے میں مفید ہے، اس کا لیپ ورم اور آبلہ کی سوزش کو دفع کرتا ہے، کپڑوں میں اس کا پھول رکھنے سے کیڑا نہیں لگتا۔

البزار عن ابی ہریرۃؓ)

(۲۳) حوث۔ (جنگلی تلسی) اس سے متعلق ایک روایت ہے، طبی افعال وخواص کا کوئی ذکر نہیں

(۲۴) خَلّ [۱] (سرکہ) اس سے متعلق دو روایتیں ہیں جن میں سرکہ کو بہترین سالن بتایا گیا ہے، طبی افعال وخواص کا کوئی ذکر نہیں (رواہ مسلم)

(۲۵) دُبّا (لوکی) اس سے متعلق تین روایتیں ہیں، طبی افعال وخواص کا کوئی ذکر نہیں ایک روایت میں ہے کہ آنحضورؐ کو لوکی مرغوب خاطر تھی (رواہ مسلم)

(۲۶) ذریرہ اس سے متعلق دو روایتیں ہیں، طبی افعال وخواص کا کوئی ذکر نہیں۔ (رواہ الصحیحان)

(۲۷) ذُباب [۲] (مکھی) اس سے متعلق دو روایتیں ہیں۔ ایک روایت میں بیان کیا گیا ہے کہ اگر تمہارے مشروب میں مکھی گر جائے تو اسے ڈبو کر پھینک دو اس لیے کہ اس کے ایک پر میں دوا اور دوسرے میں شفا ہے"۔ (رواہ البخاری)

(۲۸) رِجلۃ [۳] (حرفہ کا ساگ) اس سے متعلق ایک روایت ہے جس میں رجلہ کو قرحہ کے علاوہ بہت سی بیماریوں میں مفید بتایا گیا ہے۔ (رواہ الحارث ابن ابی اسامۃ فی مسندہ)

(۲۹) رُمان [۴] (انار) اس سے متعلق دو روایتیں ہیں، آخری دو مرسل روایات میں بیان کیا گیا ہے کہ آنحضورؐ نے ریحان اور رمان کی لکڑی سے خلال کرنے کو منع کیا ہے اس لیے کہ یہ محرّکِ عرقِ الجدام ہے۔ (رواہ ابونعیم)

(۳۰) رطب [۵] (تازہ کھجور) اس سے متعلق ۶ روایتیں ہیں جن میں رطب کو کھجور کی دوسری اقسام سے افضل بتایا گیا ہے، طبی افعال وخواص کا کوئی ذکر نہیں۔ (روی عن البزار وغیرہ)

(۳۱) ریحان : اس سے متعلق تین روایتیں ہیں جن میں اس خوشبودار پودے کی

---

[۱] قابض اور مجفف رطوبات ہے، ہاضم، مشتہی اور مقوی باہ ہے۔ [۲] محلل، جاذب، مقی اور میسر ولادت ہے۔

[۳] خون اور صفرا کی حدّت کو تسکین دیتا ہے، سوزشِ معدہ وجگر میں نافع ہے، حدّت مثانہ میں بھی مفید ہے اور پیاس کو بجھاتا ہے۔

[۴] مولّد خون صالح الکیموس، جالی ملیّن بطن وسینہ، قلیل الغذا، مدّر بول، مقوی جگر واعضاء رئیسہ۔ اس کا عرق مع پوست کے دستوں کو بند کرتا ہے اور اس کا جلا ہوا پوست کھانسی میں مفید ہے۔ [۵] مقوی باہ، مسمن بدن، مقوی گردہ وکمر اور ملین طبع ہے۔

فضیلت بیان کی گئی ہے، طبی افعال وخواص کا کوئی ذکر نہیں۔ (رواہ مسلم وغیرہ)

(۳۲) زبیب: اس میں دو روایتیں ہیں، پہلی روایت میں بیان کیا گیا ہے کہ زبیب پٹھوں کو قوی بناتا ہے، بیماری کو دفع کرتا ہے، جوش غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے اور منہ کی بدبو کو زائل کرتا ہے دافع بلغم اور مصفّی لون ہے یعنی جسم کے رنگ کو نکھارتا ہے۔ (رواہ ابن السنی وفیہ سعد بن زیاد بن قائد مجہول)

(۳۳) زیت[۱] و زیتون[۲] (روغن زیتون) اس میں چار روایتیں ہیں، پہلی روایت میں زیتون کو بطور غذا استعمال کرنے اور جسم پر اس کے تیل کی مالش کی ہدایت کی گئی ہے۔ کیونکہ یہ ایک مبارک درخت سے نکلتا ہے (رواہ الترمذی) ایک دوسری روایت میں اسے نافع بواسیر بتایا گیا ہے (رواہ ابن السنی) اس کے علاوہ زیتون کی مسواک کو سب سے عمدہ مسواک قرار دیا گیا ہے۔ (رواہ الطبرانی)

(۳۴) سویق (ستّو) ایک روایت ہے جس میں حضرت عمر فاروقؓ سے مروی ہے کہ ستّو ولادت کے بعد کے درد کو رفع کرتا ہے۔ (رواہ ابن السنی)

(۳۵) سفرجل[۳] (بہی) اس سے متعلق ۴ روایتیں ہیں، ایک روایت میں بیان کیا گیا ہے سفرجل قلب کو قوی اور نفس کو طیب بناتا ہے اور ثقل صدر کو دور کرتا ہے۔ (رواہ النسائی)

(۳۶) سَنا و سنوت[۴]: اس سے متعلق ۳ روایتیں ہیں جن میں بیان کیا گیا ہے کہ سنا اور سنوت موت کے علاوہ ہر بیماری میں نافع ہیں۔ (رواہ ابن ماجہ والحاکم)

(۳۷) صعتر (پہاڑی پودینہ) ایک روایت ہے جس میں آنحضورؐ نے فرمایا ہے کہ اپنے گھروں میں لوبان اور صعتر کی دھونی دیا کرو۔ (رواہ ابن السنی)

(۳۸) سِمسِم[۵] (تل) ایک روایت ہے جس میں بیان کیا گیا ہے کہ آنحضورؐ تل کو بطور سعوط استعمال فرماتے تھے۔ (رواہ اسحاق ابن راہویہ فی مسندہ)

---

[۱] مسہل، عرق النساء اور دوسرے اعضاء کے دردوں میں مفید ہے، مخرج کرم معدہ ومفتّت حصاۃ ہے۔

[۲] بدن میں گرمی پیدا کرتا ہے، مدّر بول ہے، پتھری کو توڑتا ہے، مقوّی اعضاء ہے، معرّق ہے۔

[۳] مفرّح، مقوّی دل ودماغ ومعدہ

[۴] مادۂ بلغمی وسوداوی وصفراوی کو براہ دست خارج کرتی ہے، دماغ کو نزلہ وزکام سے پاک کرتی ہے۔ دمہ، قولنج، نقرس اور خشک وتر خارش میں مفید ہے۔

[۵] صالح الکیموس، مفتّح سدد، مسمّن بدن، مقوّی باہ، محلّل اورام، مولّد ومفرط لبن ومنی اور مدّر حیض ہے، خشونت حلق میں مفید ہے۔ اس کے پھول آنکھ کے ناخونہ میں مجرّب ہیں۔

(۳۹) سَمُن[1] (گھی) ایک مرفوع روایت ہے جس میں بیان کیا گیا ہے کہ گائے کے دودھ اور اس کے گھی میں دوا اور اس کے گوشت میں بیماری ہے۔ (رواہ ابن جریر)

(۴۰) سِواک (مسواک) اس سے متعلق ۶ روایتیں ہیں جن میں مسواک کرنے کی فضیلت اور اس کے فوائد بیان کیے گئے ہیں مثلاً آنحضورؐ نے فرمایا ہے "مسواک ضرور کیا کرو کیونکہ یہ منہ کو صاف کرتی ہے، بصارت کو جلا دیتی ہے، مسوڑھوں کو مضبوط بناتی ہے، معدے کی اصلاح کرتی ہے اور بلغم کو دور کرتی ہے (رواہ البیہقی عن ابن عباسؓ)

(۴۱) صبر (ایلوا) اس سے متعلق دو روایتیں ہیں جن میں بیان کیا گیا ہے کہ صبر میں شفا ہے۔ (رواہ ابوداؤد فی المراسیل)

(۴۲) طین (مٹی) اس سے متعلق دو مرفوع روایتیں ہیں، طبی افعال وخواص کا کوئی ذکر نہیں

(۴۳) ظفر (ناخون) ایک روایت ہے، طبی افعال وخواص کا کوئی ذکر نہیں۔

(۴۴) عسل[2] (شہد) اس سے متعلق ۸ روایتیں ہیں جن میں شہد کی فضیلت اور اس کے طبی فوائد بیان کئے گئے ہیں۔ عہد نبوی میں صحابۂ کرامؓ پھوڑوں اور زخموں کا علاج شہد ہی سے کیا کرتے تھے۔ ایک روایت میں آنحضورؐ نے فرمایا ہے کہ "تین چیزوں میں شفا ہے، پچھنے لگانا، شہد پینا اور آگ سے داغنا لیکن میں داغنے کی ممانعت کرتا ہوں" (رواہ البخاری عن ابن عباسؓ)

(۴۵) عجوہ[3]: اس سے متعلق ۶ روایتیں ہیں۔ آنحضورؐ کو کھجور کی یہ قسم بہت زیادہ پسند تھی۔ روایتوں میں عجوہ کو زہروں کا تریاق بتایا گیا ہے (رواہ البخاری عن سعد بن ابی وقاصؓ) ایک روایت میں ہے کہ کمأۃ از قسم من (وسلویٰ) ہے اس کا پانی آشوب چشم میں مفید ہے اور عجوہ جنت کے درختوں میں سے ہے اور یہ زہر کے لیے تریاق ہے (رواہ ابن ماجہ عن جابرؓ)

(۴۶) العود الهندی[4] (اگر) اس سے متعلق دو روایتیں ہیں، پہلی روایت میں آنحضورؐ

---

[1] طبیعت کو نرم اور مادہ کو معتدل القوام کرتا ہے؛ مسمّن بدن اور مقوی اعضاء ہے۔ مفتّح سدد ہے، سینے کی کھرکھراہٹ اور حلق کی خشکی رفع کرتا ہے۔

[2] جالی، مفتح، مزیل استرخاء واستسقاء ویرقان، مقوی باہ۔

[3] مدینہ کی ایک عمدہ کھجور ہے جو دافع زہر ہے۔

[4] مفرّح، ملطّف، مفتّح، مقوّی اعضاء رئیسہ ومعدہ وگردہ۔

کا ارشاد گرامی ہے کہ عود ہندی سات بیماریوں کی دوا ہے جن میں ذات الجنب بھی ہے، عذرۃ میں بطور سعوط اور ذات الجنب میں براہ دہن اس کا استعمال مفید ہے (رواہ الشیخان)

(۴۷) عنبر[۱] (زعفران) ایک روایت ہے، طبی افعال و خواص کا کوئی ذکر نہیں۔

(۴۸) عنب[۲] (انگور) اس میں دو روایتیں ہیں، طبی افعال و خواص کا کوئی ذکر نہیں۔

(۴۹) عدس[۳] (مسور) ایک روایت ہے اور موضوع ہے

(۵۰) فاغیہ (حنا کی کلی) اس میں دو روایتیں ہیں جن میں مہندی کے پھول کو سید الریحان کہا گیا ہے، طبی افعال و خواص کا کوئی ذکر نہیں۔ (رواہ البیہقی)

(۵۱) قثاء[۴] (ککڑی) ایک روایت ہے جس میں بیان کیا گیا ہے کہ ککڑی آنحضورؐ کو پسند تھی، طبی افعال و خواص کا کوئی ذکر نہیں (رواہ الترمذی فی الشمائل)

(۵۲) قرع[۵] (کدو) ایک مرفوع روایت ہے جس میں بیان کیا گیا ہے کہ کدو مقوی دماغ ہے۔ (رواہ الطبرانی)

(۵۳) قصب السکر (گنا) ایک روایت ہے اور ضعیف الاسناد ہے۔

(۵۴) کافور: ایک روایت ہے، طبی افعال و خواص کا کوئی ذکر نہیں۔

(۵۵) کباث: ایک روایت ہے، طبی افعال و خواص کا کوئی ذکر نہیں۔

---

[۱] حافظ ارواح، مفرح و مقوی حواس خمسہ اور محرک شہوتین ہے، عمر رسیدہ لوگوں کے لیے بے حد مفید ہے۔ دماغی و قلبی امراض میں نافع ہے، دافع خفقان اور مقوی باہ و ملذذ ہے۔

[۲] زود ہضم اور سریع النفوذ ہے، کثیر الغذا اور مولد خون صالح ہے، مسمن بدن اور مصفی لون ہے۔ اگر خطمی کے ہمراہ نیم گرم ورم پر لگائیں تو جلد کے ورم کو تحلیل کر دیتا ہے۔

[۳] مولد سودا ہے، جوش خون کو تسکین دیتی ہے مغلظ خون ہے، نفاخ اور دیر ہضم ہے، مدر حیض ہے، اس کا غرغرہ گلے کے درد اور منہ آنے میں مفید ہے، اس کا زیادہ کھانا مظلم بصر ہے اور مالیخولیا پیدا کرتا ہے۔

[۴] جالی ہے، پیاس و گرمی اور حدت صفرا و خون کو تسکین دیتی ہے، پیشاب خوب لاتی ہے، ریاح اور قولنج پیدا کرتی ہے، ریگ مثانہ میں مفید ہے۔

[۵] مولدِ خلط صالح، قلیل الغذا، ملین شکم، مدر بول اور مفتح سدد ہے۔ گرمی کے بخاروں میں مفید ہے، صفراوی اور گرم مزاجوں کے لیے نافع ہے، مریضانِ دق کے لیے بہترین غذا ہے، اس کا خشک پوست پینا بواسیر اور نفث الدم میں نافع ہے۔

(۵۶) کتمہ[۱] : ایک روایت ہے جس میں بیان کیا گیا ہے کہ عہد نبوی میں کتم اور حنا کو بطور خضاب استعمال کیا جاتا تھا، طبی افعال و خواص کا کوئی ذکر نہیں۔

(۵۷) کمأۃ[۲] (ککرمتا) اس سے متعلق تین روایتیں ہیں اس کے طبی فوائد کا ذکر اوپر کی سطروں میں ہو چکا ہے۔

(۵۸) کرفس[۳] (اجمودا) ایک روایت ہے جس میں بیان کیا گیا ہے یہ مانع دم استحاضہ ہے (رواہ ابن السنی)

(۵۹) لبن[۴] (دودھ) اس سے متعلق ۶ روایتیں ہیں جن میں دودھ پینے کے آداب بیان کیے گئے ہیں، ایک روایت میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ اونٹ کے دودھ اور اس کے پیشاب میں شفا ہے اور یہی بات گائے کے دودھ اور گھی میں ہے لیکن اس کے گوشت میں بیماری ہے۔ (رواہ احمد فی مسندہ درواہ الحاکم ایضًا)

(۶۰) لحم (گوشت) اس سے متعلق ۱۱ روایتیں ہیں جن میں بیان کیا گیا ہے کہ گوشت سب سے افضل غذا ہے۔ (رواہ البیہقی فی الشعب)

(۶۱) لبان[۵] (کندر) اس سے متعلق چار روایتیں ہیں جن میں بیان کیا گیا ہے کہ کندر دافع نسیان اور مقوی قلب ہے۔ (رواہ ابن السنی)

---

[۱] برگ نیل جس سے خضاب کیا جاتا ہے۔ [۲] اس کا پانی آشوب چشم میں مفید ہے۔

[۳] جگر اور طحال کے سدّوں کو کھولتا ہے، ہاضم غذا، کاسر ریاح اور مفتت حصاۃ ہے پتھری کو ریزہ ریزہ کر کے نکالتا ہے۔ (مقدار خوراک ۶ ماشہ) محرک باہ واشتہا ہے، اس کی جڑ بلغمی امراض میں مفید ہے، استسقاء میں بےحد نافع ہے، مدر بول و حیض ہے۔

[۴] گائے کا دودھ کثیر الغذا، سریع الہضم ہے، منی پیدا کرتا ہے، مقوی اعضاء رئیسہ ہے، مسمن بدن اور مقوی باہ ہے۔ سل و دق کے مریض کے لیے بےحد مفید ہے۔

اونٹنی کا دودھ جالی، مفتح سدد اور محلل اورام باطنی ہے، دمہ، طحال اور بواسیر میں نافع ہے، مدر بول و حیض ہے۔ ہر دودھ کی اصلاح شکر سے ہوتی ہے۔

[۵] مجفف، قابض، منضج، جالی، حابس خون، مدمل، مقوی دماغ و معدہ، نافع خفقان بارد، منقی روح حیوانی و نفسانی۔

(۶۲) ماؑ (پانی) اس میں دو روایتیں ہیں جن میں پانی کو دافع حمّیٰ بتایا گیا ہے۔

(۶۳) ماء زمزم : اس سے متعلق تین روایتیں ہیں جن میں بیان کیا گیا ہے کہ آب زمزم میں تمام بیماریوں کی دوا ہے۔ (رواہ الدار قطنی والحاکم)

(۶۴) مرزنجوشؑ (دونا مروا) ایک روایت ہے، طبی افعال وخواص کا کوئی ذکر نہیں۔

(۶۵) مِسک (مشک) اس میں دو روایتیں ہیں جن میں مشک کی فضیلت بیان کی گئی ہے، طبی افعال وخواص کا کوئی ذکر نہیں۔ (رواہ مسلم)

(۶۶) نرجسؔ (نرگس) ایک روایت اور وہ موضوع ہے۔

(۶۷) نورہؑ (چونے کا پتھر) اس سے متعلق دو روایتیں ہیں جن میں بیان کیا گیا ہے کہ اس کے لگانے سے بال اڑ جاتے ہیں۔ (رواہ ابن عدی واسنادہ ضعیف)

(۶۸) ہرلیسہؑ (غذا) ایک روایت ہے اور موضوع ہے۔

(۶۹) ورسؑ : ایک روایت ہے اور موضوع ہے۔

(۷۰) ھندباءؑ : (کاسنی) اس سے متعلق تین روایتیں ہیں اور تینوں ہی موضوع ہیں۔

باب ۱۱، تدبیر المریض اس باب میں ۵ روایتیں ہیں، ایک روایت میں آنحضورؐ نے فرمایا ہے کہ اگر مریض کھانے کی کوئی چیز مانگے تو انکار نہ کرنا چاہیئے۔ آپ نے مریضوں

لہ مرطّب، مسکّن عطش وسوزش معدہ، مقوّی قلب، دافع بیہوشی۔

سلہ یہ ایک قسم کی خوشبودار ریحان ہے۔ ملطّف، محلّل اورام، مفتح سدد، جاذب رطوبات، مفتت سنگ گردہ ومثانہ، دماغی رطوبات کو چھانٹتا ہے اس لیے لقوہ میں مفید ہے، اس کا سونگھنا زکام، فالج، اور سبات یعنی بہت نیند آنے میں مفید ہے۔

سلہ جالی وجاذب ہے، اس کا پھول سونگھنا زکام ونزلہ میں نافع ہے، دماغ کے سدّوں کو کھولتا ہے، مسکّن درد اور مقوّی باہ ہے۔ اس کی جڑ کا سرمہ ناخونہ کو زائل کرتا ہے۔

سکہ حابس دم ہے، مقعد پر لیپ کرنا دستوں کو بند کرتا ہے، محلّل اورام ہے۔

ھہ ایک غذا ہے جو مرغ یا بکری کے گوشت اور جو (مقشّر) کو ملا کر بناتے ہیں۔

سلہ اکثر زہروں کا تریاق ہے، مقوّی بصر اور مفرح ہے، غلیظ ریاح کو تحلیل کرتا ہے، باہ کو قوت دیتا ہے اور حرکت میں لاتا ہے، گردہ ومثانہ کی پتھری کو توڑتا ہے، خارش، داد، پھوڑا پھنسی اور گنج سر میں نافع ہے۔

سکہ سدّے اور مسامات کو کھولتی ہے، گرمی، حدّت صفراء خون اور پیاس کو تسکین دیتی ہے، اس کا پھاڑا ہوا پانی یرقان اور جگر وطحال کے سدّوں میں بے حد مفید ہے۔

کے لیے تلبینہ (دودھ اور شہد سے تیار کیا ہوا حریرہ) کی تلقین فرمائی ہے کیونکہ یہ مقوی قلب ہے۔ (رواہ الشیخان عن عائشہ صدیقہؓ)

باب۱۲، الاستدلال علی المرض بحمرۃ البدن وغیرہ واللون اس باب میں ۶ روایتیں ہیں لیکن ایک روایت بھی عنوان باب سے مطابقت نہیں رکھتی۔

باب۱۳، مداواۃ الشیٔ بضدہ اس باب میں ۵ روایتیں ہیں ایک روایت میں بیان کیا گیا ہے کہ آنحضورؐ لکڑی کے ساتھ کھجور کھاتے تھے (رواہ الشیخان) دوسری روایت میں ہے کہ آنحضورؐ خربوزوں کے ساتھ کھجور تناول فرماتے تھے (رواہ ابوداؤد) تیسری روایت میں ہے کہ آنحضورؐ کھجور سے روٹی کھاتے تھے اور پانچویں روایت میں ہے کہ آنحضورؐ لکڑی کو نمک کے ساتھ کھاتے تھے لیکن اس کی اسناد ضعیف ہیں۔ (رواہ ابن عدی وغیرہ)

باب۱۴، الادواء فی الخمر اس باب میں تین روایتیں ہیں جن میں بیان کیا گیا ہے کہ شراب میں شفا نہیں ہے اور آپ نے اس کے استعمال کی ممانعت فرمائی ہے۔ ایک صحابی نے ممانعت سن کر عرض کیا کہ میں شراب صرف دوا کے لیے رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا لیست بدواء ولکنہا داء "یہ دوا نہیں یہ تو بیماری ہے" (رواہ مسلم)

باب۱۵، الحجامۃ اس باب میں ۲۶ روایتیں ہیں جن میں حجامت (پچھنا لگانا) کے آداب اور طبی فوائد بیان کیے گئے ہیں، ایک روایت میں بیان کیا گیا ہے کہ پچھنا لگانے سے جنون، جذام، برص اور نعاس جیسے امراض سے حفاظت حاصل ہوتی ہے۔ (رواہ الطبرانی)

باب۱۶، الفصد وقطع العرق وبطّ السلعۃ وفتح الجراح اس باب میں ۵ روایتیں ہیں جن میں فصد کے فوائد اور چیر پھاڑ کے ذریعہ زخموں کا علاج کرنے کے واقعات بیان کیے گئے ہیں حتیٰ کہ استسقاء کے علاج کے سلسلے میں شق بطن کا ایک واقعہ بھی مذکور ہے۔ (رواہ احمد)

باب۱۷، الاسہال والقی والاستعاط واللدود والتکمید اس باب میں ۵ روایتیں ہیں پہلی روایت میں اسہال، قی، تکمید، استعاط[1] اور لدود[2]

---

[1] استعاط: ناک میں دوا ڈالنا   [2] لدود: گوشہ منہ میں دوا رکھنا۔

کو آنحضورؐ نے بہترین طریقۂ علاج بتایا ہے (رواہ الترمذی والحاکم)

باب۱۸، النشرہ والکیّ | اس باب میں ۹ روایتیں ہیں جن میں نشرہ[1] اور کیّ[2] سے علاج کی ممانعت کی گئی ہے۔ ایک روایت میں نشرہ اور کیّ کو عمل شیطان قرار دیا گیا ہے (رواہ ابوداؤد)

باب۱۹، مایکرہ التداوی بہ | اس باب میں دو روایتیں ہیں جن میں ناپسندیدہ چیزوں سے علاج کی ممانعت کی گئی ہے (رواہ الحاکم) ایک صحابی نے آنحضورؐ سے پوچھا کہ کیا دوا میں اس کے ایک جزو کے طور پر مینڈک کو ملایا جاسکتا ہے؟ آپ نے نفی میں جواب دیا۔ (رواہ ابوداؤد والحاکم)

باب۲۰، علاج انواع من الامراض | اس باب میں درج ذیل ۲۲ بیماریوں کے علاج سے متعلق روایات کو جمع کیا گیا ہے:

وجع البطن : اس سے متعلق تین روایتیں ہیں۔ ایک روایت میں بیان کیا گیا ہے کہ ایک شخص نے آنحضورؐ کے پاس آکر عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں درد شکم میں مبتلا ہوں۔" آپ نے فرمایا "اسے شہد پلائی جائے" وہ دوسری بار آیا، آپ نے فرمایا "اسے شہد پلائی جائے" وہ پھر آیا اور عرض کیا: میں نے شہد پی لیکن کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ آپ نے فرمایا "اللہ نے سچ کہا ہے لیکن اس کا معدہ جھوٹا ہے پھر فرمایا "اسے شہد پلائی جائے" اس نے پھر شہد پی اور اس بار اسے شفا ہوگئی۔ (رواہ الشیخان عن ابی سعیدؓ)

الحمّٰی : اس سے متعلق ۱۲ روایتیں ہیں جن میں بیان کیا گیا ہے کہ بخار کا علاج پانی سے کیا جائے، پہلی حدیث صحیحین کی ہے۔

صداع : اس سے متعلق ۴ روایتیں ہیں جن میں کوئی خاص طبی علاج بیان نہیں کیا گیا ہے۔ پہلی روایت میں ہے کہ آنحضورؐ نے حجامت بنوائی اس حال میں کہ آپ درد شقیقہ میں مبتلا تھے (رواہ البخاری عن ابن عباسؓ)

الجراح : ایک روایت ہے، طبی علاج کا کوئی ذکر نہیں۔

المفؤد : ایک روایت ہے، طبی علاج مذکور نہیں ہے۔

---

[1] نشرہ۔ منتر۔ [2] کیّ، داغنا

ذات الجنب : اس میں دو روایتیں ہیں، پہلی روایت میں آنحضورؐ کا یہ ارشاد بیان کیا گیا ہے کہ ذات الجنب کا علاج قسط البحری اور زیتون کے تیل سے کیا جائے۔ (رواہ الحاکم والترمذی)

العذرة[1] : اس میں تین روایتیں ہیں، ایک روایت میں عذرہ کا علاج قسط ہندی سے تجویز کیا گیا ہے (رواہ الحاکم)

عرق الکلیہ : اس میں ایک روایت ہے جس میں عرق الکلیہ کا علاج ماء محرق اور شہد سے تجویز کیا گیا ہے (رواہ الطبرانی والحاکم)

الدود فی البطن : اس میں ایک روایت ہے جس میں بیان کیا گیا ہے کہ خالی پیٹ تمر کے استعمال سے پیٹ کے کیڑے نکل جاتے ہیں۔

وجع الحائض : ایک روایت ہے، کوئی طبی علاج مذکور نہیں۔

شدة الشهوة والعشق : اس میں دو روایتیں ہیں جن میں بیان کیا گیا ہے کہ جوشِ شہوت کا علاج نکاح ہے اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو روزے رکھے جائیں۔ (رواہ الشیخان)

شدة الجوع : اس میں ایک روایت ہے، طبی علاج مذکور نہیں۔

رمد : اس کا علاج مفردات کے ذکر میں کمأۃ کے عنوان سے بیان ہو چکا ہے۔

لدغ الهوام[2] : اس میں دو روایتیں ہیں ایک روایت میں بیان کیا گیا ہے کہ ایک بار آنحضورؐ نماز پڑھ رہے تھے کہ بچھو نے ڈنک مار دیا۔ نماز سے فارغ ہو کر آپ نے فرمایا: "اللہ بچھو کو ہلاک کرے یہ نہ نمازی کو دیکھتا ہے اور نہ غیر نمازی کو" پھر آپ نے پانی اور نمک منگا کر ڈنک مارنے کی جگہ پر ملنا شروع کیا اور ساتھ ساتھ قل یاایہا الکافرون اور معوذتین پڑھتے جاتے تھے۔ (رواہ الطبرانی)

الباسور[3] : ایک روایت ہے، کوئی خاص طبی علاج مذکور نہیں ہے۔

القرحہ : ایک روایت ہے جس میں آنحضورؐ نے فرمایا ہے کہ ہماری زمین کی مٹی قرحہ کے لیے نافع ہے۔

عرق النساء : اس میں دو روایتیں ہیں، کوئی خاص طبی علاج مذکور نہیں۔

الجذام : اس میں ۷ روایتیں ہیں، کوئی طبی علاج مذکور نہیں، البتہ ایک روایت میں جذامیوں سے دور رہنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ (رواہ احمد وابن السنی)

---

[1] بچوں کے گلے کی بیماری ہے۔ [2] حشرات الارض مثلاً بچھو وغیرہ کا ڈنک مارنا
[3] بواسیر اس کی جمع ہے۔

الحکّۃ والقمّل : (خارش اور جوئیں) ایک روایت ہے، طبی علاج کا کوئی ذکر نہیں۔

القط والاعیاء : اس میں دو روایتیں ہیں، طبی علاج کا کوئی ذکر نہیں۔

الفالج : ایک روایت ہے، طبی علاج کا کوئی ذکر نہیں۔

باب۲۱، شرط المتطبّب اس باب میں صرف ایک روایت ہے جس میں آنحضورؐ نے فرمایا ہے کہ جو شخص علم طب حاصل کیے بغیر علاج ومعالجہ کرے گا وہ (علاج میں غلطی کا) خود ذمہ دار ہوگا (رواہ ابو داؤد والحاکم)

باب۲۲، لاایقال الطبیب اس باب میں ایک روایت ہے جس میں بیان کیا گیا ہے کہ ایک صحابی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلّم کے پاس گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کی پشت مبارک میں جو تکلیف ہے وہ مجھے دکھائیں اس لیے کہ میں طبیب ہوں۔ آنحضورؐ نے فرمایا: اللہ الطبیب بل انت رجل رفیق "طبیب تو اللہ ہے تم تو بس ایک مرد رفیق ہو۔" (رواہ ابو داؤد والحاکم وغیرہما)

ادارہ تحقیق کمپلکس فنڈ

میں دل کھول کر حصہ لیجئے

ادارۂ تحقیق وتصنیف اسلامی علی گڑھ کو بہت ہی مختصر سے عرصہ میں جو شہرت اور مقبولیت ملی ہے اور اسے جو وسعت حاصل ہوئی ہے اس کے لیے ہم صمیم قلب سے اللہ تعالیٰ کے حضور سجدۂ شکر بجالاتے ہیں۔ اس عرصے میں ادارہ کا سہ ماہی ترجمان "تحقیقات اسلامی" منظر عام پر آیا جو آج بحمد اللہ ہندوستان میں اسلامیات کے صفِ اول کے مجلہ کی حیثیت سے اپنی جگہ بنا چکا ہے۔ طبع زاد تحقیقی تصانیف اور تراجم کا سلسلہ شروع ہوا۔ اس وقت بھی متعدد ضخیم کتابیں زیرِ طباعت ہیں۔ اس کے علاوہ ادارہ میں تصنیفی تربیت کا شعبہ باقاعدگی سے کام کر رہا ہے جو قدیم وجدید درس گاہوں کے فارغین کی تصنیفی تربیت کا نظم کرتا ہے' ادارہ کے اسٹاف اور اس کے انتظامی شعبے نے وسعت اختیار کرلی ہے۔ ادارہ کی لائبریری میں کتابوں کا اضافہ بھی روز افزوں ہے۔ اس وجہ سے ادارہ کی موجودہ عمارت جس میں پہلے بھی کسی نہ کسی طرح کام چلایا جا رہا تھا اب اس کے لیے بالکل ہی ناکافی ہو کر رہ گئی ہے۔ ادارہ کے پیش نظر منصوبے کو آگے بڑھانے کی موجودہ عمارت میں کوئی صورت نہیں ہے۔

ادارہ کے سامنے شروع ہی سے ایک بڑے کمپلکس کا منصوبہ رہا ہے جس میں اس کے تمام دفاتر، ریسرچ اسکالرس کے لیے ہاسٹل، اسٹاف کے لیے فیملی کوارٹرس، ایک وسیع لائبریری، پریس اور ایک خوبصورت مسجد کا نقشہ شامل ہے۔ اب اس مقصد کے لیے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی ایریا میں ایک بڑا پلاٹ خریدنے کا فیصلہ کیا گیا ہے جس کی قیمت اندازاً ڈھائی تین لاکھ روپئے ہوگی۔ خدا کا شکر ہے امت کو ادارہ کے علمی وفکری کام کی اہمیت کا پورا پورا احساس ہے اس لیے ہمیں توقع ہے کہ اس کے ہر طبقے کی طرف سے ادارہ کے اس منصوبے کو خوش آمدید کہا جائے گا اور اس کے ہمدرد وبہی خواہ 'ادارۂ تحقیق کمپلکس فنڈ' میں دل کھول کر تعاون کریں گے۔ اللہ آپ کو جزائے خیر دے۔ براہ کرم چیک اور ڈرافٹ صرف ادارہ کے نام IDARA-E-TAHQEEQ-O- TASNEEF-E-ISLAMI, ALIGARH ارسال کریں۔ والسلام۔

مخلص۔ جلال الدین عمری، سکریٹری ادارۂ تحقیق وتصنیف اسلامی۔ علی گڑھ